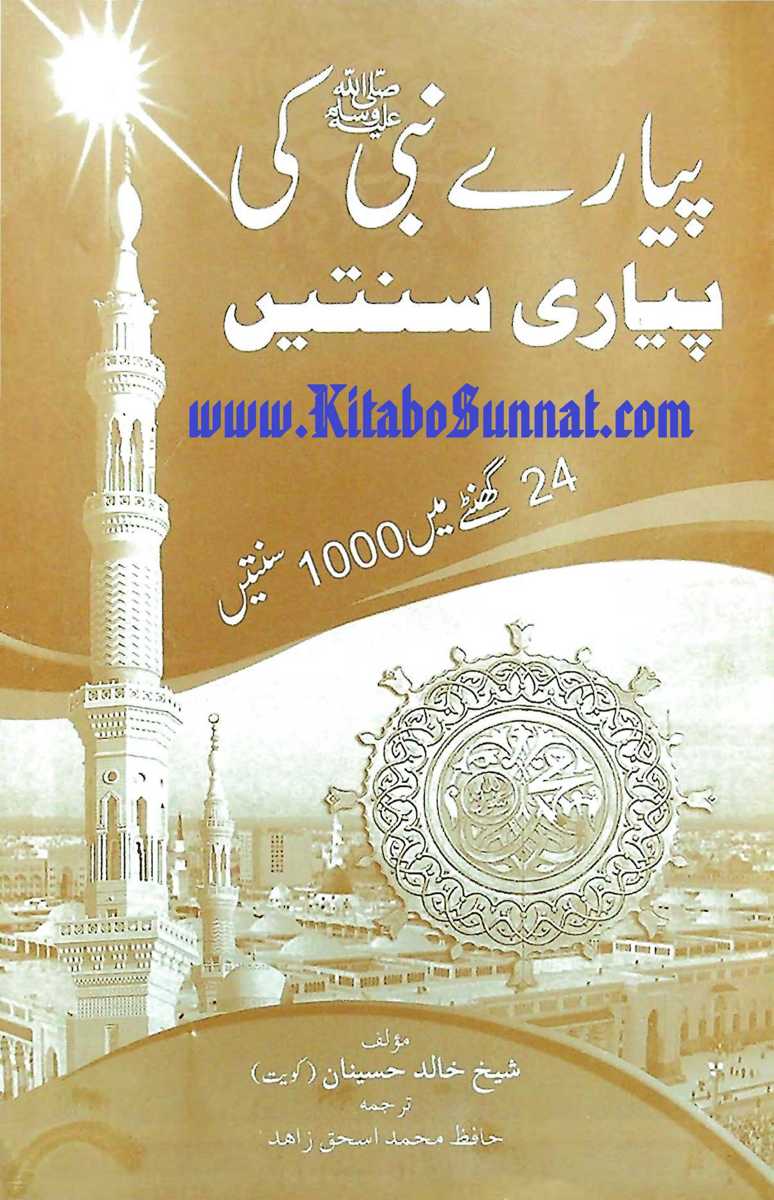

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

www.KitaboSunnat.com

24 گھنٹے میں 1000 سنتیں

مؤلف
شیخ خالد حسینان (کویت)
ترجمہ
حافظ محمد اسحق زاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

نفلی روزے

فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کی بھی بہت اہمیت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں،

''نیکیاں برائیوں کے اثرات ختم کر دیتی ہیں۔'' (سورۃ ھود:114)

قیامت کے روز اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ نوافل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کر لیں گے۔ فتنوں کے اس دور میں فرائض میں بہت کمی و کوتاہی ہو جاتی ہے۔ لہذا اس خرابی کو دور کرنے کے لئے نفلی عبادات جیسے قیام اللیل اور نفلی روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ خود بھی نوافل کا اہتمام کرتے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' فرضی اور نفلی دونوں روزوں کے لئے ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کریں گے۔''

(بخاری:283، مسلم:2711)

❋ عورت کی روا نہیں کہ شوہر موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ روزے رکھے۔ (بخاری:5192، مسلم:237، ابوداؤد:2458، ابن ماجہ:1761)

شوال کے روزے

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا۔''

(مسلم:2758، ابوداؤد:2433)

سوموار اور جمعرات کا روزہ

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سوموار کے دن ہوئی جو مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ اس خوشی کے اظہار اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کا مشروع اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سوموار کے دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی اتری۔ (مسلم:275)

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

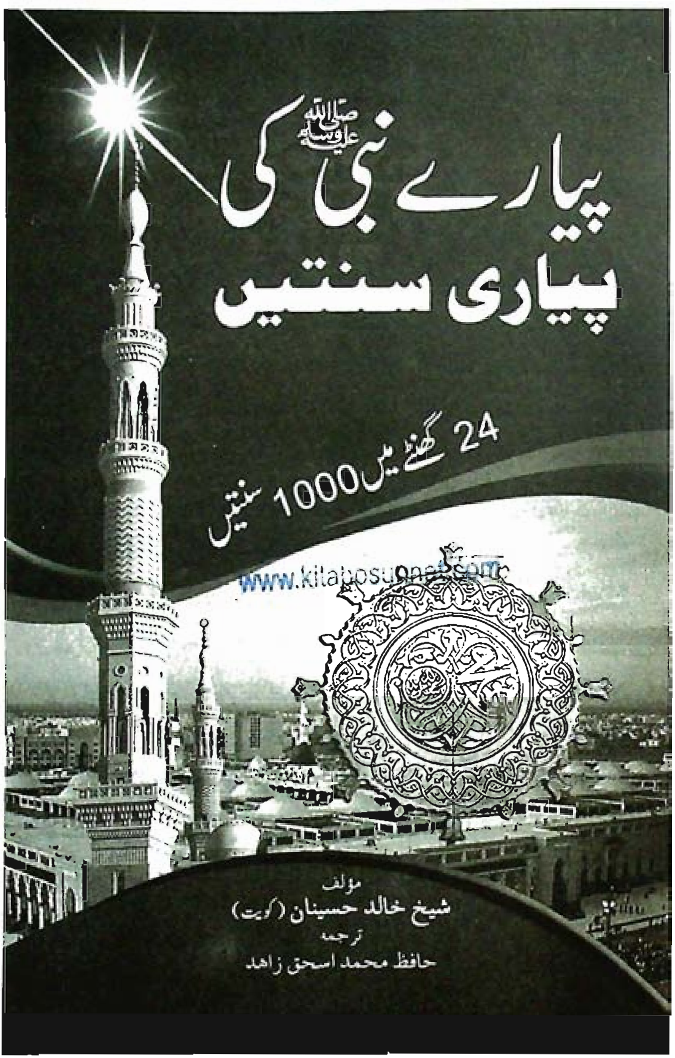

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين وبعد

ہم مسلمانوں کو اپنی روزمرہ زندگی میں جس بات کا سب سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، وہ ہے اپنی تمام حرکات و سکنات میں رسول اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا اور صبح سے لے کر شام تک اپنی پوری زندگی کو آپ ﷺ کے طریقوں کے مطابق منظم کرنا۔

☆ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ انسان رسول اللہ ﷺ کی عادات، ان کے افعال، ان کے احکام اور ان کی سنتوں کی پیروی کرے۔ فرمانِ الٰہی ہے

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(آل عمران: ٣١)

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

☆ اور حسن بصری رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''اللہ سے محبت کی علامت اسکے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔''

اور کسی مؤمن کا اللہ کے ہاں کتنا مقام ہوتا ہے؟ اس کا دارومدار بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے، سو جس قدر زیادہ وہ آپ ﷺ کی سنتوں کا پیروکار ہوگا، اتنا ہی زیادہ وہ اللہ کے ہاں لائق احترام ہوگا۔

اسی بنا پر میں نے یہ مختصر کتابچہ تالیف کیا ہے تاکہ مسلمانوں کے روزمرہ کے معمولات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو بیان کیا جائے۔ اور اس کا تعلق صرف ان اُمور سے ہے جو زندگی میں ہر روز تقریباً ہر مسلمان کو پیش آتے ہیں، مثلاً نماز، نیند، کھانا پینا، لوگوں کے ساتھ میل ملاپ، طہارت، آنا جانا، لباس اور دیگر حرکات و سکنات وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ذرا غور کیجئے! اگر ہم میں سے کسی شخص کا کچھ مال گم ہو جائے تو ہم اس کی تلاش میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیتے ہیں اور اسے حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، تاوقتیکہ وہ ہمیں واپس مل جائے، اور آج ہماری یومیہ زندگی میں کتنی سنتیں ضائع ہو جاتی ہیں، تو کیا اس پر بھی ہمیں کبھی افسوس ہوا؟ اور کیا ہم نے انھیں اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کی کبھی کوئی سنجیدہ کوشش کی؟

حقیقت میں یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ آج ہم روپے پیسے کو سنت نبویہ ﷺ سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ کہ اگر لوگوں سے یہ کہا جائے کہ جو شخص ایک سنت پر عمل کرے گا، اسے اتنا مال دیا جائے گا، تو آپ دیکھیں گے کہ تمام لوگ اپنی زندگی کے تمام معمولات میں صبح سے لے کر شام تک زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، کیونکہ انھیں ہر سنت پر عمل کے بدلے میں مال نظر آ رہا ہوگا، لیکن خدارا یہ تو بتائیے کہ کیا یہ مال اس وقت آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا جب آپ کو قبر میں لٹایا جائے گا اور آپ پر مٹی ڈال دی جائے گی؟ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (١٦) وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى (١٧) ﴾ ''لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہت بہتر اور زیادہ بقا والی ہے۔'' (الاعلی: ١٦-١٧)

☆ یاد رہے کہ اس رسالے میں جس سنت کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ عمل ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور اسے چھوڑنے پر ثواب سے محرومی ہے۔ اور میں نے اس رسالے میں ان سنتوں کو جمع کیا ہے جن پر ہم میں سے ہر شخص دن اور رات میں کئی مرتبہ عمل کر سکتا ہے۔

اور میں نے محسوس کیا ہے کہ محض ایک دن رات میں سنتوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے بشرطیکہ انسان اپنے تمام معمولات رسول ﷺ کی سنتوں کو مدنظر رکھ کر سرانجام دے، اور یہ رسالہ انہی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زیادہ نیکیاں حاصل کرنے کے آسان ترین طریقوں پر مبنی ہے۔ اور اگر انسان روزانہ ایک ہزار سنتوں پر عمل کرے تو یوں وہ ایک ماہ کے دوران تیس ہزار سنتوں پر عمل کر سکتا ہے۔

سو کتنا بدنصیب ہے وہ انسان جو ان سنتوں کو سرے سے جانتا ہی نہ ہو یا جانتا تو ہو لیکن ان پر عمل نہ کرتا ہو!

شیخ خالد حسینان

کویت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنتِ رسول ﷺ پر عمل کے فوائد

۱۔سنت پر عمل پیرا ہونے سے بندۂ مومن کو اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

۲۔فرائض میں جو کمی کوتاہی رہ جاتی ہے، وہ ان سنتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے پوری کر دی جاتی ہے۔

۳۔اتباعِ سنت کی بنا پر انسان بدعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۔سنت کی پیروی کرنا شعائرِ الٰہی کے احترام کا حصہ ہے۔

تو آیئے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو عمل کے ذریعے زندہ کیجئے کیونکہ یہ چیز آپ ﷺ کے ساتھ کامل اور سچی محبت کی نشانی ہے!

نیند سے بیدار ہونے کی سنتیں

۱۔ چہرے پر سے نیند کے آثار کو ہاتھ سے مٹانا

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہو کر اٹھے تو نیند کے آثار کو ختم کرنے کے لئے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگے۔“ (صحیح بخاری: ٤٥٧٢)

امام نووی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسی حدیث کے پیش نظر نیند سے بیدار ہونے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کو 'مستحب' قرار دیا ہے۔

۲۔ بیدار ہونے کی دعا

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مارنے (سلانے) کے بعد ہمیں زندہ (بیدار) کیا، اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“ (صحیح بخاری: ٦٣١٢)

اسی لئے نیند کو (عارضی) موت کہا جاتا ہے: النَّومُ أُختُ الموت

۳۔مسواک کرنا

ایک حدیث میں ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ جب رات کی نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کے ساتھ منہ صاف کرتے۔“

(صحیح بخاری: ٢٤٥، صحیح مسلم: ٢٥٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ناک جھاڑنا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''تم میں کوئی شخص جب نیند سے بیدار ہو تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔'' (صحيح بخاری: ۳۲۹۵، صحيح مسلم: ۲۳۸)

۵۔ دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''تم میں سے کوئی شخص جب نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے۔'' (صحيح بخاری: ۱۶۲، صحيح مسلم: ۲۷۸)

بیت الخلا میں داخل ہونے اور نکلنے کی سنتیں

۱۔ داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے، پھر دایاں۔

۲۔ داخل ہونے کی دعا:

(اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ) ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں مذکر اور مؤنث شیطانوں سے۔'' (صحيح بخاری: ۱٤۲، صحيح مسلم: ۳۷۵)

یاد رہے کہ آپ ﷺ نے شیطانوں کے شر سے اللہ کی پناہ اس لئے طلب فرمائی کہ عام طور پر شیطان بیت الخلا میں ہی رہتے ہیں۔

۳۔ نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے، پھر بایاں۔

۴۔ نکلنے کی دعا:

(غُفْرَانَكَ) ''اے اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔'' (صحيح سنن ترمذی: ۷)

☆ انسان کو دن اور رات میں کئی مرتبہ بیت الخلا میں جانا پڑتا ہے تو ہر مرتبہ اسے ان چار سنتوں پر عمل کرنا چاہیے: دو داخل ہونے کی سنتیں اور دو نکلنے کی سنتیں

وضو کی سنتیں

۱۔ وضو گھر میں کرنا: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے اور فرض نماز ادا کرنے کی خاطر مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کے ایک ایک قدم پر اس کی غلطی مٹا دی جاتی ہے، اور دوسرے پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔'' (صحيح مسلم: ٦٦٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ وضو سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا

۳۔ وضو کے شروع میں اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھونا

۴۔ چہرہ دھونے سے پہلے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

۵۔ بائیں ہاتھ کے ساتھ ناک جھاڑنا۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''آپ ﷺ نے پہلے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی چڑھایا اور اسے جھاڑا، پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا۔''

(صحیح بخاری: ۱۶٤، صحیح مسلم: ۲۲٦)

٦۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا (پورے منہ میں پانی گھمانا اور ناک کے آخری حصے تک پانی پہنچانا)

فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کیا کرو، اِلّا یہ کہ تم روزہ دار ہو۔'' (سنن ابو داود: ۲۳٦٦ "صحیح")

۷۔ ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا: حدیث ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے دائیں ہتھیلی میں پانی بھرا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔''

(صحیح بخاری: ۱۹۱، صحیح مسلم: ۲۳۵)

۸۔ کلی کے وقت مسواک کرنا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اگر مجھے اُمت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (مسند احمد: ۲/۲۵۸)

۹۔ چہرہ دھوتے ہوئے گھنی داڑھی کا خلال کرنا: حدیث میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔'' (ترمذی: ۳۱ "صحیح")

۱۰۔ مسنون کیفیت کے مطابق مسح کرنا: رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے شروع سے گدی تک لے جاتے، پھر انھیں اسی طرح سر کے شروع تک واپس لے آتے۔

(صحیح بخاری: ۱۹۲، صحیح مسلم: ۲۳۵)

یاد رہے کہ مسح اگر مسنون کیفیت کو چھوڑ کر کسی اور کیفیت سے کیا جائے تو اس سے فرض پورا ہو جاتا ہے، لیکن سنت پر عمل نہیں ہوتا۔

۱۱۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مکمل وضو کیا کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔'' (ترمذی: ۷۸۸ "صحیح")

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ہاتھ پاؤں دھوتے ہوئے پہلے دائیں ہاتھ پاؤں کو دھونا: حدیث ہے"رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف پسند تھی، جوتا پہنتے ہوئے اور طہارت میں۔" (بخاری: ۱۶۸، صحیح مسلم: ۲۶۸)

۱۳۔چہرہ، ہاتھ، بازو اور پاؤں کو ایک سے زیادہ (تین مرتبہ تک) دھونا۔

۱۴۔پانی بہاتے ہوئے اعضائے وضو کو ملنا

۱۵۔حسب ضرورت پانی استعمال کرنا: حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مد (تقریباً نصف لیٹر) پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔(صحیح بخاری: ۲۰۱، صحیح مسلم: ۳۲۵)

۱۶۔بازو اور پاؤں دھوتے ہوئے مبالغہ کرنا: ایک حدیث میں ہے کہ"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنے بازوؤں کو کندھوں تک اور اپنے پاؤں کو پنڈلیوں تک دھوتے، اور پھر کہتے:"میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔" (صحیح مسلم: ۲٤٦)

۱۷۔مکمل وضو کرنا اور ہر عضو کو اچھی طرح دھونا۔

۱۸۔وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا

(اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

اس دعا کے پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(صحیح مسلم: ۲۳٤)

۱۹۔وضو کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:"جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے، پھر دو رکعات نماز اس طرح ادا کرے کہ اس میں دنیاوی خیالات سے بچا رہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (صحیح بخاری: ۱٦٠، صحیح مسلم: ۲۲٦، ۲۳٤)

☆مسلمان دن اور رات میں کئی مرتبہ وضو کرتا ہے، اور اگر ہر مرتبہ وہ ان مذکورہ سنتوں کا خیال رکھے تو یقینی طور پر بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

ان سنتوں کے مطابق وضو کرنے سے کتنا ثواب ملتا ہے، اس کا اندازہ درج ذیل دو حدیثوں سے کیا جا سکتا ہے:

۱۔"جو شخص اچھی طرح وضو کرے، اس کے گناہ اس کے جسم سے، حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل جاتے ہیں۔" (صحیح مسلم: ٢٤٥)

٢۔ "تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔" (مسند احمد: ١٦٨٦٣)

مسواک

مسلمان کو دن اور رات میں کئی مرتبہ مسواک کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" (صحیح بخاری: ٨٨٧، صحیح مسلم: ٢٥٢)

اور دن اور رات میں مجموعی طور پر بیس سے زیادہ مرتبہ مسواک کیا جا سکتا ہے: پانچ نمازوں کے وقت، فرض نماز سے پہلے اور بعد والی سنتوں کے وقت، چاشت کی نماز کے وقت، نمازِ وتر کے وقت، قراءتِ قرآن کے وقت، منہ میں بدبو پیدا ہو جانے کے بعد، نیند سے بیدار ہونے کے بعد، ہر وضو کے وقت، اور گھر میں داخل ہوتے وقت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "آپ ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔" (صحیح مسلم: ٢٥٣)

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"مسواک سے منہ پاک ہوتا ہے اور رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے۔" (مسند احمد: ج ١ ص ٣)

☆ جدید طب میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مسواک دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے انتہائی مفید ہے، کیونکہ اس میں درج ذیل مواد پائے جاتے ہیں:

١۔ جراثیم کو ختم کرنے والا مواد

٢۔ پاک کرنے والا مواد

٣۔ دانتوں کو صاف کرنے والا مواد

٤۔ منہ میں خوشبو پیدا کرنے والا مواد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوتا پہننے کی سنتیں

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''تم میں سے کوئی شخص جب جوتا پہننے لگے تو سب سے پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالے، اور جب اتارنے لگے تو سب سے پہلے بایاں پاؤں جوتے سے باہر نکالے۔ اور یا تو دونوں جوتے پہنے یا پھر دونوں کو اتار دے۔'' (صحیح مسلم:۲۰۹۷)

مسلمان دن اور رات میں کئی مرتبہ جوتا پہنتا اور اتارتا ہے، مثلاً مسجد میں جاتے ہوئے اور اس سے باہر نکلتے ہوئے، حمام میں جاتے ہوئے اور اس سے باہر آتے ہوئے، اور کسی کام کے لئے گھر سے باہر جاتے ہوئے اور اس میں واپس آتے ہوئے، سو ہر مرتبہ اسے اس حدیث میں مذکورہ سنتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

لباس پہننے کی سنتیں

جن کاموں کو تقریباً سارے لوگ دن اور رات میں کئی مرتبہ کرتے ہیں، ان میں سے ایک لباس پہننا اور اتارنا ہے۔ لباس کو اتارنے اور پہننے کے کئی مقاصد ہو سکتے ہیں، مثلاً غسل کے لئے لباس اتارنا اور اس کے بعد پہننا، نیند کے لئے ایک لباس اتارنا اور دوسرا پہننا، بیدار ہونے کے بعد نیند کا لباس اتارنا اور دوسرا لباس زیب تن کرنا، تو ہر مرتبہ لباس پہننے اور اتارنے کی مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

۱۔ بِسْمِ اللہ پڑھنا، چاہے لباس اتارنا ہو یا پہننا ہو، امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ''تمام کاموں میں بِسْمِ اللہ کا پڑھنا مستحب ہے۔''

۲۔ رسول اکرم ﷺ جب کوئی بھی کپڑا (قمیص، چادر یا پگڑی وغیرہ) پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)

''اے اللہ! میں اس (لباس) کی بھلائی کا اور جس کے لئے یہ ہے، اس کی بھلائی کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کی برائی سے اور جس کے لئے یہ ہے، اس کی برائی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

(سنن ابو داؤد:۴۰۲۰ ''صحیح'')

۳۔ لباس پہلے دائیں طرف سے پہنے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''تم جب بھی لباس پہنو، دائیں طرف سے شروع کیا کرو۔'' (سنن ابو داود: ۴۱۴۱ ''صحیح'')

۴۔ اور لباس اتارتے ہوئے پہلے بائیں، پھر دائیں طرف سے اتارے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی سنتیں

امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللہ کا پڑھنا، اللہ کا ذکر کرنا اور گھر والوں کو سلام کہنا سنت ہے۔''

۱۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا: ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: اب تم اس گھر میں نہ رہ سکتے ہو اور نہ تمہارے لئے یہاں پر کھانا ہے۔'' (صحیح مسلم: ۲۰۱۸)

۲۔ گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا)

''اے اللہ! میں آپ سے گھر کے اندر اور گھر سے باہر خیر کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے، اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے، اور اللہ اپنے رب پر ہم نے توکل کیا۔'' (پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے) (سنن ابو داود: ۵۰۹۶)

تو یہ دعا پڑھ کر گویا کہ مسلمان گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور اس سے نکلتے ہوئے ہمیشہ اللہ پر توکل کا اظہار کرتا ہے اور ہر دم اس سے اپنا تعلق مضبوط بناتا ہے۔

۳۔ مسواک کرنا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔'' (صحیح مسلم: ۲۵۳)

۴۔ گھر والوں کو سلام کہنا

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ﴾

''پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہا کرو، (سلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے۔'' (سورۃ النور: ٦١)

اور اگر مسلمان ہر فرض نماز مسجد میں ادا کرتا ہو اور اس کے بعد اپنے گھر میں واپس آتا ہو تو ہر مرتبہ اگر وہ ان مذکورہ سنتوں پر عمل کرلے تو گویا دن اور رات میں صرف گھر میں داخل ہوتے وقت وہ بیس سنتوں پر عمل کرے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ گھر سے نکلنے کی دعا

(بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) ''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی گناہ سے بچنے کی طاقت ہے، نہ نیکی کرنے کی۔''

اس دعا کی فضیلت یہ ہے کہ ''انسان جب یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

تجھے اللہ کافی ہے اور تجھے شر سے بچا لیا گیا ہے، اور تیری راہنمائی کر دی گئی ہے۔

اور شیطان اس سے کنی کترا جاتا ہے۔'' (سنن ابو داود: ٥٠٩٥ "صحيح")

چنانچہ جب بھی انسان گھر سے باہر جانے لگے، خواہ نماز پڑھنے کے لئے، یا اپنے کام کے لئے، یا گھر کے کسی کام کے لئے، تو ہر مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے تاکہ مندرجہ بالا بھلائیاں اسے نصیب ہو سکیں۔

مسجد میں جانے کی سنتیں

۱۔ مسجد میں جانے کے لئے جلدی کرنا: ارشاد نبوی ﷺ ہے

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر اس کے لئے انھیں قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی کر گزریں، اور اگر انھیں پتہ چل جائے کہ نماز کے لئے جلدی جانے میں کتنا ثواب ہے تو وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور اگر انھیں خبر لگ جائے کہ عشا اور فجر کی نمازوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ہر حال میں ان نمازوں کو ادا کرنے کے لئے آئیں اگرچہ انھیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے۔'' (صحيح بخاري: ٦١٥، صحيح مسلم: ٤٣٧)

۲۔ مسجد کی طرف جانے کی دعا پڑھنا

(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِي نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا)

''اے اللہ! میرے دل میں، میری زبان میں، میرے کانوں میں، میری نظر میں، میرے پیچھے، میرے آگے، میرے اوپر اور میرے نیچے نور کر دے، اور مجھے نور عطا فرما۔'' (صحيح مسلم: ٧٦٣)

۳۔ سکون اور وقار کے ساتھ چلنا: ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ ''جب تم اقامت سن لو تو نماز کی طرف جاؤ۔ اور تم پر سکون اور وقار لازم ہے۔'' (صحيح بخاري: ٦٣٦، صحيح مسلم: ٦٠٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکون سے مراد: حرکات میں ٹھہراؤ پیدا کرنا اور بے ہودگی سے بچنا۔ وقار سے مراد: نظر کو جھکانا، آواز کو پست رکھنا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنا۔

۴۔ مسجد کی طرف چل کر جانا: فقہاء نے لکھا ہے کہ مسجد کی طرف جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے آہستہ آہستہ چلنا چاہیے اور جلدی نہیں کرنی چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل ہوں اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے کئی چیزیں ذکر فرمائیں، ان میں سے ایک یہ تھی، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا۔'' (صحیح مسلم: ۲۵۱)

۵۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا

درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' (سنن ابو داود: ٤٦٥ "صحیح")

٦۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ''جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو، اور باہر نکلنے لگو تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھو۔''

(مستدرك حاكم: ٧٤٨، سنن كبرى بيهقي: ٤٤٢/٢)

۷۔ پہلی صف کے لئے آگے بڑھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر اس کیلئے انہیں قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی کر گزریں۔'' (صحیح بخاری: ٦١٥، صحیح مسلم: ٤٣٧)

۸۔ تحیۃ المسجد پڑھنا: ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعات نماز ادا نہ کر لے۔'' (صحیح بخاری: ١١٦٧، صحیح مسلم: ٧١٤)

امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ تحیۃ المسجد تمام اوقات میں، حتیٰ کہ ممنوعہ اوقات میں بھی مشروع ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تمام اہل فتویٰ کا اجماع ہے کہ تحیۃ المسجد سنت یعنی مستحب ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۹۔ مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھنا

درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: (اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" (صحیح مسلم: ۷۱۳، سنن نسائی ۷۲۹ "صحیح")

۱۰۔ مسجد سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا

(اس کی دلیل پیچھے نکتہ نمبر ۶ کے تحت گزر چکی ہے)

تو یہ ہیں مسجد کی سنتیں، اور یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اگر مسلمان ہر نماز کے وقت مسجد کی ان دس سنتوں پر عمل کرلے تو وہ اس طرح پچاس سنتوں پر عمل کرنے کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔

اذان کی سنتیں

اذان کی پانچ سنتیں ہیں جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں ذکر کیا ہے، اور وہ یہ ہیں:

۱۔ اذان کا جواب دینا: چنانچہ سننے والا وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہے، سوائے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کہ ان کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہنا ہوگا۔"

(صحیح بخاری: ۶۱۲، صحیح مسلم: ۳۸۵)

اس کی فضیلت یہ ہے کہ ایسا پڑھنے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم: ۳۸۵)

۲۔ اذان کے بعد اس دعا کا پڑھنا

(وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب اور محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین تسلیم کر کے راضی ہو گیا۔" (صحیح مسلم ۳۸۶)

اس دعا کی فضیلت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

۳۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا: یاد رہے کہ سب سے افضل درود درود ابراہیمی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے (یا دس مرتبہ اس کی تعریف کرتا ہے)'' (صحیح مسلم: ٣٨٤)

٤۔ درود شریف پڑھنے کے بعد درج ذیل دعا کا پڑھنا

(اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ)

''اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔'' (صحیح بخاری: ٦١٤)

اس دعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ پڑھنے والے کے لئے آپ ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے.

٥۔ اذان کے بعد کی درج بالا دعائیں پڑھنے کے بعد اپنے لئے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرنا، کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''مؤذن جس طرح کہے، اسی طرح کہا کرو۔ پھر اللہ سے سوال کیا کرو، وہ تمہیں عطا کرے گا۔'' (سنن ابو داود: ٥٢٤ 'حسن')

☆ درج بالا پانچوں سنتوں پر اگر ہر اذان کے وقت عمل کیا جائے تو یوں دن اور رات میں اذان کی پچیس سنتوں پر عمل ہو سکتا ہے۔

اقامت کی سنتیں

اذان کی پہلی چار سنتیں اقامت کی سنتیں بھی ہیں جیسا کہ سعودی عرب کی 'دائمی فتویٰ کونسل' کا فتویٰ ہے، بنابریں دن اور رات میں اگر ہر اقامت کے وقت ان سنتوں پر بھی عمل کر لیا جائے تو یوں اقامت کی بیس سنتوں پر عمل کر کے اجرِ عظیم حاصل کیا جا سکتا ہے !

☆ سنت یہ ہے کہ اقامت سننے والا بھی اسی طرح کہے جس طرح اقامت کہنے والا کہتا ہے، سوائے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کہ ان میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے گا، اور قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں بھی قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ہی کہے گا، نہ کہ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کیونکہ اس بارے میں جو حدیث ذکر کی جاتی ہے، وہ ضعیف ہے۔'' (فتویٰ کونسل، زیر نمبر: ٢٨٠١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترہ کے سامنے نماز ادا کرنا

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھنا چاہے تو سترہ کی طرف ادا کرے اور اس کے قریب ہو جائے، اور اپنے اور اس کے درمیان کسی کو گزرنے نہ دے۔''

(سنن ابن ماجہ : ۹٤٤، مصنف ابن ابی شیبہ : ۱۰۲۸۷۵/۳۱۳)

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ہر نماز سترہ رکھ کر ادا کی جائے، خواہ نمازی مسجد میں ہو یا گھر میں، مرد ہو یا عورت۔ جبکہ کئی نمازی اس سنت پر عمل نہ کرکے اپنے آپ کو اس کے اجر سے محروم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سنت بھی ان سنتوں میں سے ہے جن پر دن اور رات میں کئی مرتبہ عمل ہو سکتا ہے، چنانچہ فرائض سے پہلے اور بعد کی سنتیں، تحیۃ المسجد، نمازِ وتر، نمازِ چاشت اور فرض نمازیں سترہ کے سامنے پڑھ کر انسان ایک ہی سنت پر بار بار عمل کر کے بہت زیادہ اجر وثواب کما سکتا ہے، یاد رہے کہ فرض نمازیں اگر امام کے پیچھے پڑھی جائیں تو امام کا سترہ مقتدیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔

سترہ کے چند مسائل

۱۔ سترہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے نمازی قبلہ کی سمت اپنے سامنے کر لے، مثلاً دیوار، ستون، عصا اور کرسی وغیرہ۔

۲۔ سترہ کی چوڑائی کی کوئی حد مقرر نہیں البتہ لمبائی (اونچائی) کم از کم ایک بالشت ضرور ہونی چاہیے۔

۳۔ نمازی کے قدموں اور سترہ میں تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

۴۔ سترہ امام اور اکیلے دونوں کیلئے مشروع ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل۔

۵۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ بھی ہوتا ہے، لہٰذا ایسی صورت میں ضرورت کے وقت مقتدیوں کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

سترہ کے فوائد

۱۔ اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو، اور اس کے سامنے سے کسی عورت یا گدھے یا کالے کتے کا گزر ہو تو اس سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے، لیکن اگر سترہ موجود ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔

۲۔ اگر سترہ موجود ہو تو نمازی کی نظر ایک جگہ پر ٹکی رہتی ہے اور اس سے نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر سترہ نہ ہو تو نظر ادھر ادھر جاتی ہے اور نمازی کی سوچ انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔

۳۔ اگر سترہ موجود ہو تو گزرنے والوں کے لئے آسانی ہو جاتی ہے، ورنہ اگر سترہ نہ ہو تو نمازی ان کے لئے رکاوٹ بنا رہتا ہے۔

دن اور رات کی نفل نمازیں

۱۔ فرائض سے پہلے اور بعد کی سنت نماز: ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''کوئی بھی مسلمان بندہ جب ہر دن بارہ رکعت نماز نفل اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم: ۷۲۸)

اور بارہ مسنون رکعات یہ ہیں: چار ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

میرے مسلمان بھائی! کیا آپ کو جنت کا گھر پسند نہیں؟ اگر ہے تو نبی اکرم ﷺ کی مذکورہ نصیحت پر عمل کریں اور دن اور رات میں بارہ رکعات نماز نفل پڑھا کریں۔

۲۔ چاشت کی نماز: جس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ۳۶۰ صدقات کے برابر ہوتی ہے، جیسا کہ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ کرنا ضروری ہے تو ہر سُبْحَانَ اللهِ صدقہ ہوتا ہے اور ہر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صدقہ ہوتا ہے اور ہر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ صدقہ ہوتا ہے، اور ہر اَللهُ اَكْبَرُ صدقہ ہوتا ہے، اور نیکی کا ہر حکم صدقہ ہوتا ہے، اور برائی سے روکنا صدقہ ہوتا ہے، اور ان سب سے چاشت کی دو رکعات کافی ہو جاتی ہیں۔'' (صحیح مسلم: ۷۲۰)

اور یہ بات معلوم ہے کہ انسان کے جسم میں ۳۶۰ جوڑ ہوتے ہیں، تو ہر جوڑ کی طرف سے ہر روز کم از کم ایک صدقہ شکرانہ کے طور پر کرنا ضروری ہوتا ہے، اور مذکورہ حدیث کے مطابق اگر چاشت کی دو رکعات ادا کر لی جائیں تو ۳۶۰ جوڑوں کی طرف سے صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی: ایک یہ کہ میں ہر ماہ میں تین روزے رکھوں، اور دوسری یہ کہ چاشت کی دو رکعات پڑھوں، اور تیسری یہ کہ وتر کو سونے سے پہلے پڑھا کروں۔'' (صحیح بخاری: ۱۱۷۸، صحیح مسلم: ۷۲۱)

یاد رہے کہ چاشت کا وقت طلوعِ شمس کے پندرہ منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور اذانِ ظہر سے پندرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منٹ پہلے تک جاری رہتا ہے، اور اس کا افضل وقت وہ ہے جب سورج کی حرارت تیز ہو، اور اس کی کم از کم رکعات دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ہیں۔

۳۔عصر سے پہلے چار رکعات: ارشاد نبوی ﷺ ہے

''اس شخص پر اللہ کی رحمت ہو جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے۔'' (سنن ترمذی: ۴۳۰ 'حسن')

۴۔مغرب سے پہلے دو رکعات: ارشاد نبوی ﷺ ہے

(اذان کے بعد) ''مغرب (کی جماعت) سے پہلے نماز پڑھا کرو۔''

آپ ﷺ نے تین بار فرمایا، اور تیسری بار اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا: ''جس کا جی چاہے۔''

(صحیح بخاری: ۱۱۸۳)

۵۔عشاء سے پہلے دو رکعات: ارشاد نبوی ﷺ ہے

''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہوتی ہے'' آپ ﷺ نے تین بار فرمایا، اور تیسری مرتبہ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا: ''جس کا جی چاہے۔'' (صحیح بخاری: ۶۲۷، صحیح مسلم: ۸۳۸)

امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

نوافل کی ادائیگی گھر میں

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''بندے کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ گھر میں ادا کرے، سوائے فرض نماز کے۔''

(صحیح بخاری: ۶۱۱۳، صحیح مسلم: ۷۸۱)

۲۔نیز فرمایا: ''کسی شخص کی ایک نفل نماز، جسے وہ ایسی جگہ پر ادا کرے جہاں اسے لوگ نہ دیکھ سکتے ہوں، ان ۲۵ نمازوں کے برابر ہوتی ہے جنہیں وہ لوگوں کے سامنے ادا کرے۔

(صحیح الجامع الصغیر: ۳۸۲۱)

۳۔اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''انسان جو نماز گھر میں ادا کرے اس کی فضیلت لوگوں کے سامنے پڑھی گئی نماز پر ایسے ہے جیسے فرض نماز کی نفل نماز پر۔'' (صحیح الجامع الصغیر: ۴۲۱۷)

مذکورہ بالا احادیث کی بنا پر نفل نمازوں کو گھر میں پڑھنا چاہیے، چاہے وہ فرائض کی سنتیں ہوں یا چاشت کی نماز ہو، یا نمازِ وتر ہو یا کوئی اور نفل نماز ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ ثواب ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ گھر میں نوافل کی ادائیگی سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱۔اس سے نماز میں خشوع زیادہ ہوتا ہے،اورانسان ریاکاری سے دور رہتا ہے۔

۲۔گھر میں نماز پڑھنے سے گھر سے شیطان نکل جاتا ہے،اوراس گھر میں اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

۳۔نوافل کو گھر میں ادا کرنے سے ان کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے،جیسا کہ فرض نماز کا ثواب مسجد میں باجماعت ادا کرنے سے کئی گنا زیادہ ہوجاتا ہے۔

قیام اللیل کی سنتیں

ارشادنبوی ﷺ ہے:

''رمضان کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل روزے ہیں جو کہ اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعدرات کے نوافل سب سے افضل نماز ہے۔'' (صحیح مسلم:١١٦٣)

۱۔رات کی نفل نماز کی سب سے افضل تعداد گیارہ یا تیرہ رکعات ہے،بشرطیکہ ان میں قیام لمبا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''رسول اکرم ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے،اوردوسری حدیث میں ہے کہ تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔'' (صحیح بخاری: ٩٩٤،١١٦٤)

۲۔کوئی انسان جب رات کی نفل نماز کیلئے بیدار ہوتو اس کیلئے مسواک اور سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۹۰ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾ سے لے کر اس سورت کے آخر تک پڑھنا مسنون ہے۔

۳۔اوردرج ذیل دعا پڑھنا بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ،وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ ،وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ ، وَبِكَ آمَنْتُ ،وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ،فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔ أَوْ۔ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہے سب کا مالک ہے اور تعریف تیرے ہی لئے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لئے مناسب ہے۔ آسمان وزمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لئے ہے اور تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں، محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔ یا (یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری: ۱۱۲۰)

۴۔ رات کی نفل نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ اس کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعات سے کیا جائے تاکہ انسان بعد کی لمبی نماز کے لئے تیار ہو جائے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''تم میں سے کوئی شخص جب رات کے قیام کے لئے کھڑا ہو تو دو ہلکی پھلکی رکعات سے نماز کا افتتاح کرے۔'' (صحیح مسلم: ۷۶۸)

۵۔ رات کی نفل نماز کا افتتاح درج ذیل دعا سے کرنا: رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ اس موقعہ پر آپ یہ دعا پڑھا کرتے:

(اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۔اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ)

''اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنیوالے! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان پیدا ہونیوالے اختلاف میں فیصلہ کرتا ہے۔ مجھے اپنے حکم سے ان اختلافی باتوں میں حق کی طرف ہدایت دے، بے شک تو ہی جس کی تو چاہے، صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔''

(صحیح مسلم: ۷۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦۔رات کی نفل نماز کو لمبا کرنا سنت ہے، رسول کرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس میں لمبا قیام کیا جائے۔'' (صحیح مسلم:٧٥٦)

٧۔نفل نماز میں قراءتِ قرآن کے دوران آیاتِ عذاب کو پڑھتے ہوئے اللہ کی پناہ طلب کرنا، مثلاً یوں کہنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ ، اور آیاتِ رحمت کو پڑھتے ہوئے اللہ کی رحمت کا سوال کرنا مثلاً یوں کہنا: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، اور جن آیات میں اللہ کی پاکیزگی بیان کی گئی ہو، ان کو پڑھتے ہوئے سُبْحَانَ اللهِ کہنا سنت ہے۔ایک حدیث میں ہے:

''آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی، وہاں تسبیح پڑھتے، اور جس میں اللہ سے سوال کرنے کا ذکر ہوتا، وہاں اس سے سوال کرتے اور جس میں عذاب کا ذکر آتا، وہاں اللہ کی پناہ طلب کرتے۔'' (صحیح مسلم:٧٧٢)

قیام اللیل کے لئے معاون اسباب

١۔دعا کرنا، ٢۔رات کو جلدی سونا، ٣۔دوپہر کو قیلولہ کرنا، ٤۔گناہوں سے پرہیز کرنا اور ٥۔نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کرنا

وتر کی سنتیں

١۔تین وتر پڑھنے والے شخص کے لئے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الأعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الإخلاص پڑھنا مسنون ہے۔(سنن ترمذی: ٤٦٢ "صحیح")

٢۔نمازِ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھنا اور تیسری مرتبہ اس دعا کے ساتھ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ کا اونچی آواز میں پڑھنا بھی سنت ہے۔

(سنن ابوداود: ١٤٣٠ "صحیح"، سنن دار قطنی :٣١/٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فجر کی سنتیں

۱۔ فجر کی سنتوں کو ہلکا پھلکا (مختصر) پڑھنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات پڑھا کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری:٦١٩)

۲۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۳٦ اور دوسری میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ٦۴ کا پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح مسلم:٧٢٧)

اور ایک روایت میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الکافرون اور دوسری میں الاخلاص کو ذکر کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم:٧٢٦)

۳۔ سنتیں پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے دائیں پہلو پر لیٹنا: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری:١١٦٠)

سو جو شخص گھر میں فجر کی سنتیں ادا کرے، وہ اس سنت کے اجر و ثواب کو حاصل کرنے کی خاطر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مسجد میں چلا جائے۔

نماز فجر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا

رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے بعد اس وقت تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک سورج طلوع ہو کر بلند نہ ہو جاتا۔ (صحیح مسلم:٦٧٠)

اور اس کی فضیلت، جیسا کہ صحیح حدیث میں موجود ہے، یہ ہے کہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ مسجد ہی میں بیٹھے رہنے والوں کے لئے فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ (صحیح بخاری:٤٧٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کی قولی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کے بعد دعاے استفتاح کا پڑھنا:

(سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)

"اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" (سنن ترمذی: ۲۴۲ 'صحیح')

(اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)

"اے اللہ! میرے اور میری غلطیوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری کوتاہیوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔" (صحیح بخاری: ۷۴۴، صحیح مسلم: ۵۹۸)

یاد رہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد استفتاح کی کچھ اور دعائیں بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، ان میں جو دعا آپ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

۲۔ قراءت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا

۳۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

۴۔ فاتحہ کے بعد آمین کہنا

۵۔ آمین کے کہنے کے بعد ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر، جمعہ اور ہر نفل نماز کی دونوں رکعات میں کسی اور سورت کی قراءت کرنا۔ یاد رہے کہ مقتدی صرف سری نمازوں میں فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کی قراءت کر سکتا ہے، البتہ جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اسے امام کی تلاوت پر ہی اکتفا کرنا ہوگا۔

۶۔ رکوع و سجود میں تسبیحات یعنی سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کا ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھنا، اور نمازی کو صرف انھی تسبیحات پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے ان کے علاوہ دوسری دعائیں بھی پڑھنی چاہئیں جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، خاص طور پر سجدہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"بندہ اپنے ربّ کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا کثرت سے دعا کیا کرو۔" (صحیح مسلم: ۴۸۲)

۷۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا یا درج ذیل دعا کا پڑھنا:

(اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، اتنی تعریفیں جن سے آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے، سب بھر جائے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی، اور ہم سب تیرے بندے ہیں، وہ یہ ہے کہ اے اللہ! جو تو دے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسکو تو روک لے تو اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔"

(صحیح مسلم:٤٧٧)

۸۔ دو سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِي ، رَبِّ اغْفِرْلِي پڑھنا

۹۔ آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)

"یا اللہ! میں عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

(صحیح مسلم : ٥٨٨)

☆ نماز کی مذکورہ قولی سنتوں میں سے بیشتر سنتیں ایسی ہیں جن پر ہر رکعت میں عمل کیا جا سکتا ہے، چاہے نماز فرض ہو یا نفل، اور اگر فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت کی مذکورہ سنتوں کو جمع کر لیا جائے تو اندازہ کریں کہ دن اور رات میں کتنی زیادہ سنتوں کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے!!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کی عملی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع الیدین کرنا ۲۔ رکوع میں جاتے ہوئے رفع الیدین کرنا

۳۔ رکوع سے اُٹھ کر رفع الیدین کرنا

۴۔ دو تشہد والی نماز میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو کر رفع الیدین کرنا

۵۔ رفع الیدین کرتے ہوئے انگلیوں کو ملا کر رکھنا

۶۔ رفع الیدین کرتے ہوئے انگلیوں اور ہتھیلیوں کو قبلہ کی سمت سیدھا رکھنا

۷۔ رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اُٹھانا

۸۔ دونوں ہاتھوں کو سینے پر اس طرح رکھنا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو، دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑا ہوا ہو ۹۔ دورانِ قیام جائے سجدہ پر دیکھتے رہنا

۱۰۔ حالتِ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا

۱۱۔ قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا اور دورانِ قراءت اس میں تدبر کرنا

رکوع کی سنتیں

۱۔ دونوں گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے اس طرح پکڑنا کہ انگلیاں کھلی ہوں

۲۔ حالتِ رکوع میں پیٹھ کو سیدھا رکھنا ۳۔ اپنے سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا، سر پیٹھ سے اوپر ہو، نہ نیچے

۴۔ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا

سجدہ کی سنتیں

۱۔ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا ۲۔ اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے الگ رکھنا

۳۔ اور اپنی رانوں کو اپنی پنڈلیوں سے جدا رکھنا

۴۔ سجدے کی حالت میں اپنے گھٹنوں کے درمیان فاصلہ رکھنا

۵۔ اپنے پاؤں کو کھڑا رکھنا ۶۔ پاؤں کی انگلیوں کو زمین پر قبلہ رخ رکھنا ۷۔ پاؤں کو ملا کر رکھنا

۸۔ اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھنا ۹۔ ہاتھوں کو کھلا رکھنا

۱۰۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا ۱۱۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی سمت رکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی سنتیں

ا۔اس جلسہ کی دو کیفیات ہیں:

ایک یہ کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا اور دوسری یہ کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا

۲۔اس جلسہ میں طوالت کرنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس میں اس قدر طوالت کرتے کہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔

☆ یاد رہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے دوسری اور چوتھی رکعت کے لئے اُٹھنے سے پہلے بھی ایک جلسہ مسنون ہے جسے ُجلسہ استراحت، کہا جاتا ہے، البتہ اس جلسہ کی کوئی دعا نہیں۔

آخری تشہد کی سنتیں

ا۔آخری تشہد میں بیٹھنے کی تین کیفیات ہیں:

ایک یہ کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے کر لے اور زمین پر بیٹھ جائے۔

دوسری کیفیت پہلی کیفیت کی طرح ہے، لیکن دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرنے کی بجائے اسے بھی بائیں پاؤں کی طرح بچھا لے۔

تیسری یہ کہ دایاں پاؤں کھڑا کر لے، اور بایاں پاؤں دائیں پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ لے۔

۲۔ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھنا، جبکہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں۔

۳۔تشہد میں (خواہ پہلا ہو یا دوسرا) اپنی انگشتِ شہادت کو حرکت دینا، اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا درمیان والی انگلی پر ایک گول دائرے کی شکل میں رکھا ہوا ہو، اور اپنی نظر انگشتِ شہادت پر رکھے۔

۴۔سلام پھیرتے ہوئے دائیں بائیں چہرہ کو گھمانا

☆ نماز کی ان عملی سنتوں کو شمار کر لیں، پھر دیکھیں کہ ان میں سے کونسی سنت ہر رکعت میں آتی ہے اور کونسی سنت پوری نماز میں ایک یا دو مرتبہ آتی ہے۔ پھر دن اور رات کی فرض اور نفل نمازوں کی رکعات بھی شمار کر لیں تو دیکھیں چوبیس گھنٹوں میں آپ کتنی زیادہ سنتوں پر عمل کر کے کتنا زیادہ اجر وثواب کما سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ”بندے کو اللہ کے سامنے دو مرتبہ کھڑا ہونا ہے، ایک نماز میں اور دوسرا قیامت کے روز تو جو شخص نماز کی حالت میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کا حق ادا کر دیتا ہے، اس کے لئے قیامت کے دن کا کھڑا ہونا آسان ہوگا، اور جو شخص نماز والے قیام کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے لئے قیامت کے دن والا قیام بھی انتہائی سخت ہوگا۔“

فرض نماز کے بعد کی سنتیں

درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے:

۱۔ تین مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ کہہ کر یہ دعا پڑھیں: (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت والے!“ (صحیح مسلم: ۵۹۱)

۲۔ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) ”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے تو اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تجھ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔“ (صحیح بخاری: ۸۴۴، صحیح مسلم: ۵۹۳)

۳۔ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ) ”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ ساری نعمتیں اسی کے لئے ہیں، اور سارا فضل اسی کے لئے ہے، اور اچھی ثنا اسی کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہم اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں، اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند کیوں نہ ہو۔“ (صحیح مسلم: ۵۹۴)

۴۔ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہنا، پھر ایک مرتبہ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) کا پڑھنا (صحیح مسلم: ۵۹۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان تسبیحات کے فوائد

دن اور رات کی ہر نماز کے بعد ان تسبیحات کو پڑھا جائے تو پڑھنے والے کے لئے ۵۰۰ صدقوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ

”ہر تسبیح سُبْحَانَ اللهِ صدقہ ہے، اور ہر تکبیر اَللهُ اَكْبَر صدقہ ہے، اور ہر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صدقہ ہے، اور ہر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ صدقہ ہے“ (صحيح مسلم: ۷۲۰)

☆ اسی طرح اس کے لئے جنت میں ۵۰۰ درخت لگا دیے جاتے ہیں، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ شجر کاری کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ ! کیا میں تمہیں اس سے بہتر شجر کاری نہ بتاؤں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ کہا کرو، ہر ایک کے بدلے تمھارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔“ (سنن ابن ماجه: ۳۷۰۷ ”صحيح“)

☆ جو شخص ان تسبیحات کو پڑھتا ہے، اس کی غلطیاں، چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں، معاف کر دی جاتی ہیں۔“ (صحيح مسلم: ۲٦۹۱)

☆ ہمیشہ یہ تسبیحات پڑھنے والا شخص دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔“

(صحيح مسلم: ٥٩٦)

۵۔ (اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)

”اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت میں حسن (پیدا کرنے) پر میری مدد فرما۔“ (سنن ابو داود: ۱۵۲۲)

٦۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)

”اے اللہ! میں بزدلی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور بے غرض عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور دنیا کے فتنے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ (صحيح بخاری: ۲۸۲۲)

۷۔ (رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)

” اے میرے رب! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہماری خواہش ہوتی کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، اور آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوں، تو میں نے انھیں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ (صحیح مسلم: ۷۰۹)

۸۔ آخری تین سورتوں (سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس) کو پڑھنا (سنن ابو داود: ۱۵۲۳ "صحیح")

۹۔ آیت الکرسی کا پڑھنا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھے، اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔'' (سنن کبریٰ از امام بیہقی: ۹۹۲۸)

۱۰۔ فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔'' (سنن ترمذی: ۳۵۳٤ 'حسن')

۱۱۔ درج بالا تسبیحات کی گنتی دائیں ہاتھ پر کرنا

۱۲۔ درج بالا اذکار اور دعاؤں کو جگہ تبدیل کیے بغیر اپنی جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے پڑھنا

☆ ان تمام سنتوں پر اگر ہر فرض نماز کے بعد عمل کیا جائے تو تقریباً ۵۵ سنتوں پر عمل ہوگا، اور فجر اور مغرب کے بعد اس سے بھی زیادہ، لہٰذا ان کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے، یاد رہے کہ فرض نماز میں واقع ہونے والا خلل مذکورہ اذکار سے پورا کر دیا جاتا ہے۔

صبح وشام میں مسنون عمل

درج ذیل دعاؤں اور اذکار کا پڑھنا مسنون ہے:

۱۔ آیت الکرسی، ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھ لے، اسے شام تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے، اور جو اسے شام کے وقت پڑھ لے، اسے صبح ہونے تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔'' (صحیح ترغیب: ٦٦٢ 'صحیح')

۲۔ مُعَوِّذات (آخری تین سورتوں) کا پڑھنا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص ان سورتوں کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لے، اسے یہ ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں۔'' (سنن ترمذی: ۳۵۷۵ 'حسن')

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ شام کے وقت یہ دعا پڑھے:

(اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ ! اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَ هَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَ هَا، رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ، رَبِّ ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)

''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے، اور اس خیر کا بھی جو اس کے بعد ہے، اور اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی، غرور (یا بڑھاپے) یا کفر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (مسلم: ۶۹۰۷، ابو داؤد: ۵۰۷۱)

☆ یہی دعا صبح کے وقت بھی پڑھنی چاہیے، لیکن صبح کے وقت (اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ کی جگہ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اور هٰذِهِ اللَّيْلَةِ کی جگہ هٰذَ الْيَوْمِ اور بَعْدَ هَا کی جگہ بَعْدَهٗ) کہیں:

۴۔ صبح کے وقت یہ دعا پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)

''اے اللہ! تیری توفیق سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی توفیق سے ہم نے شام کی، اور تیرے حکم سے ہم زندہ ہوئے اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی، اور تیری طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (سنن ترمذی: ۳۳۹۱ 'صحیح')

☆ اور یہی دعا شام کے وقت یوں پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)

''اے اللہ! تیری توفیق سے ہم نے شام کی اور تیری ہی توفیق سے ہم نے صبح کی، اور تیرے حکم سے ہم زندہ ہوئے، اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی، اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

۵۔ صبح وشام یہ دعا پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)

''اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا کیا، اور میں آپ کا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق آپ کے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنے اوپر آپ کی نعمتوں کا اعتراف اور اپنے گناہ گار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں، لہٰذا آپ مجھے معاف کردیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔''

''جو شخص اسے شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی رات میں اس کی موت آجائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا، اور اسی طرح جو اسے صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی دن اس کی موت آجائے تو وہ بھی سیدھا جنت میں جائے گا۔'' (صحیح بخاری:٦٣٠٦)

٦۔ صبح کے وقت یہ دعا چار مرتبہ پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ)

''اے اللہ! میں نے صبح کر لی۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو، اور آپ کے (دیگر) فرشتوں کو اور آپ کی پوری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ صرف آپ ہی سچے معبود ہیں، اور آپ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ آپ اکیلے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔''

اور یہی دعا شام کے وقت بھی چار مرتبہ پڑھیں، لیکن شام کے وقت اَصْبَحْتُ کی بجائے اَمْسَيْتُ کہنا ہوگا۔

اس دعا کی فضیلت یہ ہے: ''جو شخص اسے صبح وشام چار چار مرتبہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔'' (سنن ابو داود: ٥٠٦٩)

٧۔ صبح کے وقت یہ دعا پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)

''اے اللہ! مجھ پر یا آپ کی مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے صبح کی وہ آپ کی طرف سے ہے۔ آپ اکیلے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں، سو تمام تعریف اور شکر آپ کے لئے ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی دعا شام کے وقت بھی پڑھنی چاہیے، لیکن اصبح کی بجائے امسٰی کہا جائے۔ اور اس دعا کی فضیلت یہ ہے: ''جو آدمی اسے صبح کے وقت پڑھ لے، اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا، اور جو اسے شام کے وقت پڑھ لے، اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔'' (سنن ابو داود: ۵۰۷۳)

۸۔ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)

''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری نظر میں عافیت دے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' (سنن ابو داود: ۵۰۹۰ "حسن")

۹۔ صبح وشام یہ دعا سات سات مرتبہ پڑھیں:

﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾

''مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

(سورة التوبہ: ۱۲۹)

اس دعا کا فائدہ یہ ہے: ''جو شخص اسے صبح وشام سات سات مرتبہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی واُخروی غموں سے نجات دے دیتا ہے۔'' (سنن ابو داود: ۵۰۸۱)

۱۰۔ درج ذیل دعا صبح وشام پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ (اِنِّيْ) اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)

''اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل وعیال اور مال ودولت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے، اور مجھے ڈر اور خوف میں امن عطا کر۔ اے اللہ! آپ میری حفاظت فرمائیں، میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے، اور میرے اوپر سے۔ اور میں آپ کی عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔'' (سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۱ "صحیح")

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ درج ذیل دعا بھی صبح وشام پڑھیں:

(اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آپ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں! آپ ہر شے کے رب اور مالک ہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور اس بات سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نفس پر کسی برائی کا ارتکاب کروں یا کسی برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔'' (ترمذی: ۳۶۳۲ ''صحیح''، ابو داؤد: ۵۰۶۷)

۱۲۔ درج ذیل دعا بھی صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھیں:

(بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)

''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔''

اس دعا کی فضیلت یہ ہے:

''جو شخص اسے صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔''

(سنن ترمذی: ۳۳۸۸ 'حسن صحیح')

۱۳۔ درج ذیل دعا بھی صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھیں:

(رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا)

''میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔''

اس کی فضیلت یہ ہے:

''جو شخص اسے صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لے، اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اسے قیامت والے دن راضی کرے۔'' (مسند احمد: ۳۳۷/۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ اسی طرح یہ دعا بھی صبح و شام پڑھیں:

(يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ،اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ)

"اے وہ جو کہ زندہ ہے! اے (زمین و آسمان کو) قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔ میرے تمام معاملات کو میرے لئے درست کر دے۔ اور مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔"

(مستدرك حاكم: ١/ ٥٤٥ "صحيح")

۱۵۔ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

(اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَدِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)

"ہم نے فطرت اسلام، کلمہ اخلاص اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، وہ شرک سے اعراض کرنے والے تھے، مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔" (صحيح الجامع الصغير: ٤٦٧٤ 'صحيح')

۱۶۔ صبح و شام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھیں، اور اسکی فضیلت یہ ہے کہ "جو شخص اسے صبح و شام سو مرتبہ پڑھ لے قیامت والے دن کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں لا سکے گا، سوائے اس شخص کے کہ جو اسی آدمی کی طرح اسے پڑھتا تھا یا اس سے زیادہ عمل کرتا تھا۔" (صحيح مسلم: ٦٩١٣)

نیز اس کی ایک اور فضیلت یہ بھی ہے کہ "اس آدمی کے تمام گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

۱۷۔ صبح کے وقت یہ دعا سو مرتبہ پڑھیں:

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

اور اسے پڑھنے کے فضائل درج ذیل ہیں:

☆ اسے سو مرتبہ پڑھنا دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔

☆ اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

☆ اور اس کے سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اور یہ دعا شام ہونے تک اس شخص کے لئے شیطان کے سامنے حفاظت کا حصار بنی رہتی ہے۔(صحیح بخاری:۳۲۹۳،صحیح مسلم:۲۶۹۱)

۱۸۔ صبح کے وقت اس دعا کو پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا)

''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع، پاکیزہ رزق، اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جسے قبول کرلیا جائے۔''

(سنن ابن ماجه ۹۲۵'صحیح')

۱۹۔ صبح وشام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھیں:

(سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمٰتِهٖ)

''اللہ پاک ہے، اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اپنے نفس کی رضا کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلمات کے برابر۔''(صحیح مسلم:۶۹۱۳)

۲۰۔ شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

(اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)

''میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔''(سنن ترمذی : ۳٤۳۷"صحیح")

☆ درج بالا اذکار اور دعاؤں میں سے جس کو بھی آپ پڑھیں گے ایک سنت پر عمل ہوگا، لہٰذا ان تمام کو صبح وشام پڑھا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے کا ثواب کما سکیں۔

یاد رہے کہ ان اذکار کو اخلاص، صدق اور یقین کے ساتھ اور ان کے معانی میں تدبر کرتے ہوئے پڑھنا ضروری ہے تاکہ عملی زندگی میں آپ کو ان کے اچھے نتائج محسوس ہوسکیں۔

لوگوں سے میل ملاقات کی سنتیں

۱۔ سلام کہنا

☆ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اسلام میں کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے، اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کہے۔''

(صحیح بخاری:۱۲، صحیح مسلم:۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا، آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ کہا، آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ کہا، آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔"

(سنن ابو داود: ۵۱۹۵ 'صحیح')

تو غور فرمائیں! جو شخص پورا سلام نہیں کہتا وہ کتنا زیادہ اجر ضائع کر بیٹھتا ہے۔ اگر وہ پورا سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ کہے تو ایک مرتبہ پورا سلام کہنے سے ۳۰ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کر سکتا ہے۔ لہٰذا اپنی زبان کو پورا سلام کہنے کا عادی بنائیں تاکہ اتنا بڑا اجر و ثواب حاصل ہو سکے۔

اور مسلمان دن اور رات میں کئی مرتبہ سلام کہتا ہے۔ جب مسجد میں داخل ہو تو متعدد نمازیوں کو سلام کہنے کا موقعہ ملتا ہے، اسی طرح جب ان سے جدا ہو تب بھی انھیں سلام کہے، اور اسی طرح گھر میں آتے ہوئے اور پھر باہر جاتے ہوئے بھی سلام کہے تو ایسے تمام موقعوں پر پورا سلام کہا جائے تو اندازہ کر لیں کہ کتنا زیادہ ثواب صرف اسی سلام کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے!! اور یہ بات نہ بھولیں کہ جس طرح ملاقات کے وقت سلام کہنا مسنون ہے، اسی طرح جدائی کے وقت بھی پورا سلام کہنا سنت ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "تم میں سے کوئی شخص جب کسی مجلس میں جائے تو سلام کہے، اور جب وہاں سے جانا چاہے تو تب بھی سلام کہے کیونکہ ملاقات جدائی سے زیادہ سلام کا حق نہیں رکھتی۔"

(سنن ابو داود: ۵۲۰۸ "حسن صحیح")

انسان اگر ہر نماز کے وقت سلام کا اہتمام کرے تو وہ دن اور رات میں بیس مرتبہ سلام کہہ سکتا ہے، پانچ مرتبہ گھر سے جاتے ہوئے، اور پانچ مرتبہ گھر میں داخل ہوتے ہوئے، جبکہ چوبیس گھنٹوں میں انسان کو کئی اور مقاصد کیلئے بھی گھر سے باہر جانا اور واپس آنا پڑتا ہے، اور اسی طرح کئی لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہم کلام ہونے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ایسے ہی دن بھر میں کئی اور احباب سے فون پر بھی اس کا رابطہ ہوتا ہے تو ایسے تمام مواقع پر پورا سلام کہہ کر وہ بہت زیادہ نیکیاں کما سکتا ہے۔

۲۔ چہرے پر مسکراہٹ لانا یا خندہ پیشانی سے ملنا

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''نیکی کے کسی کام کو حقیر مت سمجھو، خواہ تم اپنے بھائی کو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملو۔'' (صحیح مسلم : ۲٦۲٦)

۳۔ مصافحہ کرنا

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''دو مسلمان ملاقات کے وقت جب مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (سنن ابو داود: ۵۲۱۲ "صحیح")

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا مستحب ہے۔

تو جب بھی کسی مسلمان سے آپ کی ملاقات ہو، آپ درج بالا تین سنتوں پر عمل کر کے بہت زیادہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۔ اچھی بات کرنا: فرمانِ الٰہی ہے

﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا﴾

''اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں، کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے، بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔'' (الاسراء:۵۳)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''اچھی بات کرنا صدقہ ہے۔'' (صحیح بخاری: ۲۹۸۹، صحیح مسلم: ۱۰۰۹)

☆ اچھی بات میں ذکر کرنا، دعا کرنا، سلام کہنا، برحق تعریف کرنا، نیکی کا حکم دینا، سچ بولنا، اور نصیحت کرنا وغیرہ سب شامل ہیں۔

☆ اچھی بات انسان پر حیرت انگیز عمل کرتی ہے، اور اسے راحت واطمینان پہنچاتی ہے۔

☆ اچھی بات اس کی دلیل ہوتی ہے کہ اس انسان کا دل نورِ ایمان اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔

سو ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اچھی بات اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے۔ اپنی بیوی، اپنی اولاد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے پڑوسی، اپنے دوست، اپنے ماتحت ملازمین اور الغرض ان تمام لوگوں کے ساتھ اچھی بات کو معمول بنائے جن کے ساتھ اس کا دن اور رات میں کئی مرتبہ میل جول ہوتا ہے۔

مجلس سے اُٹھ کر جانے کی سنت

ا۔ مجلس سے اٹھ کر جاتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ ، وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)

''اے اللہ! تو پاک ہے، اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اور دعا کو پڑھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ

''دورانِ مجلس جو گناہ سرزد ہوتے ہیں، انھیں معاف کر دیا جاتا ہے۔'' (سنن ترمذی: ۳۴۳۳ "صحیح")

یاد رہے کہ دن اور رات میں انسان کئی مجالس میں شریک ہوتا ہے، مثال کے طور پر

جب وہ دن اور رات میں تین مرتبہ اپنے اہلِ خانہ یا ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتا ہے۔

جب وہ اپنے دوست یا کسی پڑوسی سے ملاقات کرتا ہے، اگرچہ کھڑے کھڑے اس سے بات چیت کر کے چلا کیوں نہ جائے۔ جب وہ دورانِ ڈیوٹی اپنے ساتھی ملازمین کے ساتھ یا سکول و کالج میں اپنے ہم کلاس طلبہ کے ساتھ رہتا ہے۔

جب وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہے، اور ان کے ساتھ کئی امور پر تبادلہ خیالات کرتا ہے۔

جب وہ کسی کو اپنے ساتھ لے کر گاڑی میں گھومتا ہے یا اس کے ساتھ کسی کام پر جاتا ہے۔

جب وہ کوئی درس یا لیکچر سننے کے لئے دیگر حاضرین کے ساتھ بیٹھتا ہے۔

تو ذرا سوچیں! ان مجلسوں میں سے کتنی مجلسیں ایسی ہیں جن سے اٹھ کر جاتے ہوئے آپ مندرجہ بالا دعا کو پڑھتے ہیں؟ اور اگر آپ اس دعا کے معنی میں غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ دعا انتہائی عظیم ہے، اس کے ذریعے انسان ہمیشہ اللہ کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھتا ہے، اس کی تعریف کرتا ہے، اسے عیبوں سے پاک ذات قرار دیتا ہے، اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے، اور اپنی کوتاہیوں پر اللہ سے معافی مانگتا ہے، اور ان سے توبہ کرتا ہے، سو کتنی عظیم ہے یہ دعا کہ اس میں توحید بھی ہے، اللہ کی تعریف بھی ہے، اور اپنے گناہوں پر اظہار شرمندگی بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات دو قسم کی ہوتی ہے:

۱۔ ایک ملاقات محض وقت گزارنے اور طبیعت کو خوش کرنے کے لئے ہوتی ہے، اور اس میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ جس کا کم از کم نقصان یہ ہوتا ہے کہ یہ دل کو فاسد اور وقت کو ضائع کرتا ہے۔

۲۔ دوسری ملاقات ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کرنے اور نجات پانے کے اسباب پر ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے لئے ہوتی ہے اور یہ ملاقات سب سے زیادہ نفع بخش اور بہت بڑی غنیمت ہے۔"

کھانے کی سنتیں

☆ کھانے سے پہلے اور کھانے کے دوران

۱۔ بِسْمِ اللہِ کا پڑھنا: اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر (بِسْمِ اللہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ) پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: ۱۸۵۸ 'صحیح')

۲۔ دائیں ہاتھ سے کھانا ۳۔ اپنے سامنے سے کھانا

ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اے بچے! بسم اللہ پڑھو، اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔" (صحیح بخاری: ۵۳۷۶)

۴۔ لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جب تم میں سے کسی شخص سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھا لے۔" (صحیح مسلم: ۲۰۳۳)

۵۔ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا

حدیث میں ہے کہ رسول ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۲۰۳۲)

اور اکثر و بیشتر آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ سو یہی افضل ہے، البتہ اگر مجبوری ہو تو کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

☆ کھانے کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

اپنے گھٹنوں اور پیروں کے بل بیٹھنا، یا دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھنا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے بعد

۱۔ پلیٹ اور انگلیوں کو چاٹنا

نبی کریم ﷺ نے پلیٹ اور انگلیوں کو چاٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''تمھیں نہیں معلوم کہ برکت کس میں ہے۔'' (صحیح مسلم: ۲۰۳۳)

۲۔ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا: ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس وقت راضی ہو جاتا ہے، جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے تو اس کا شکر ادا کرتا ہے۔''

(صحیح مسلم: ۲۷۳٤)

☆ اور آپ ﷺ درج ذیل الفاظ کے ساتھ کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے تھے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ ھٰذَا، وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّۃٍ)

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا۔''

اس دعا کی فضیلت یہ ہے کہ

''اسے پڑھنے والے کے پچھلے گناہ، معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (سنن ترمذی: ۳٤۵۸ ''حسن'')

☆ کھانے کی مذکورہ سنتوں پر اگر دن اور رات کے تینوں کھانوں میں عمل کیا جائے تو اس طرح ۲۱ سنتوں پر عمل ہوگا۔ اور اگر تینوں کھانوں کے درمیان کوئی اور ہلکی پھلکی غذا بھی کھائی جائے تو سنتوں کی مذکورہ تعداد میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

پینے کی سنتیں

۱۔ 'بِسْمِ اللّٰہِ' پڑھنا

۲۔ دائیں ہاتھ کے ساتھ پینا

۳۔ پینے کے دوران برتن سے باہر تین سانس لینا: حدیث ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری: ۵٦۳۱)

۴۔ بیٹھ کر پینا: ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیے۔''

(صحیح مسلم: ۲۰۲٦)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا: ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

"بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس وقت راضی ہو جاتا ہے جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے تو اس کا شکر ادا کرتا ہے، اور کوئی چیز پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔" (صحیح مسلم: ۲۷۳٤)

مندرجہ بالا سنتیں صرف پانی پینے کی نہیں بلکہ ہر چیز کی ہیں، چاہے وہ گرم ہو یا ٹھنڈی، جبکہ اس دور میں بہت سارے لوگ صرف پانی پیتے ہوئے ان سنتوں کا خیال رکھتے ہیں اور باقی مشروبات میں نہیں رکھتے، حالانکہ یہ فرق کرنا غلط ہے۔

اگر نیت نیک ہو تو: یہ بات ہر انسان کو معلوم ہونی چاہیے کہ تمام مباح اعمال جیسے نیند، کھانا پینا اور طلبِ رزق وغیرہ ان تمام کو عبادات میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور ان کے ذریعے ہزاروں نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں، بشرطیکہ اس کی نیت اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہو۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔"

(صحیح بخاری: ۱، صحیح مسلم: ۱۹۰۷)

اور اس کی سادہ سی مثال یوں ہے کہ سوتے وقت اگر کوئی انسان یہ نیت کر کے جلدی سو جائے کہ نمازِ تہجد اور نماز فجر کے لئے جلدی بیدار ہو جائے گا تو اس کی یہ نیند عبادت بن جاتی ہے، اسی طرح باقی مباحات بھی ہیں۔

بیک وقت ایک سے زیادہ عبادات

بیک وقت ایک سے زیادہ عبادات کرنے کا طریقہ صرف ان لوگوں کو آتا ہے جو اپنے قیمتی اوقات کی حفاظت کرنا جانتے ہیں، اور اس کے کئی طریقے ہیں:

۱۔ انسان کا مسجد کی طرف جانا عبادت ہے، چاہے پیدل چل کر جائے یا سواری پر سوار ہو کر، لیکن اس دوران وہ کئی اور عبادات بھی کرسکتا ہے مثلاً اللہ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن وغیرہ۔

۲۔ کسی دعوتی تقریب میں حاضر ہونا عبادت ہے بشرطیکہ اس تقریب میں منکرات نہ ہوں، اور اس دوران اگر وہ تقریب کے حاضرین کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دے اور انھیں پند ونصائح کرے یا اللہ کے ذکر میں مشغول رہے تو یوں ایک وقت میں وہ کئی عبادات کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔عورت کا گھریلو کام کاج سرانجام دینا عبادت ہے، اگر اس کی نیت اللہ کا تقرب حاصل کرنا اور خاوند کو راضی کرنا ہو۔ اور اسی دوران اگر وہ اپنی زبان سے اللہ کا ذکر کرتی رہے یا کوئی اسلامی کیسٹ سنتی رہے تو اسے ایک وقت میں متعدد عبادتوں کا ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا سو مرتبہ سنا کرتے تھے:

(رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ)

”اے میرے رب! مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول کر، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

(سنن ابو داود :١٥١٦"صحیح")

تو غور کریں آپ ﷺ ایک ہی وقت میں دو عبادتیں کیا کرتے تھے: ایک: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ مجلس اور انھیں دین کی تعلیم دینا، اور دوسری: اللہ کا ذکر اور استغفار اور توبہ۔

ہر حال میں اللہ کا ذکر

۱۔اللہ کا ذکر اللہ کی بندگی کی بنیاد ہے، کیونکہ ذکر سے تمام اوقات واحوال میں بندے کا اس کے خالق سے تعلق ظاہر ہوتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔(صحیح مسلم : ٣٧٣)

اور ذکر اللہ کے ساتھ ایک رابطہ ہے اور اس کے ساتھ رابطہ میں زندگی ہے، اور اس کی پناہ میں نجات ہے، اور اسکے قرب میں کامیابی اور اس کی رضا ہے، اور اس سے دوری اختیار کرنے میں گمراہی اور گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔

۲۔اللہ کا ذکر مؤمنوں اور منافقوں میں فرق کرتا ہے، کیونکہ منافق بہت کم اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۳۔شیطان صرف اس وقت انسان پر غالب آ سکتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو، سو اللہ کا ذکر ایک مضبوط قلعہ ہے جو انسان کو شیطان کی چالوں سے بچا لیتا ہے، اور شیطان کو یہ بات پسند ہوتی ہے کہ انسان اللہ کے ذکر سے غافل رہے تاکہ وہ اسے بآسانی شکار کر سکے۔

۴۔ذکر سعادت مندی کا راستہ ہے: فرمان الٰہی ہے

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔یادرکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''(الرعد : ٢٨)

٥۔ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا انسان کے لئے ضروری ہے، کیونکہ اہل جنت صرف اس گھڑی پر حسرت کریں گے جس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوگا۔اور ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، ہمیشہ اللہ کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کی دلیل ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''علما کا اتفاق ہے کہ بے وضو یا جنبی شخص اور حیض ونفاس والی عورت کے لئے دل اور زبان کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے، جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور درود شریف پڑھنا اور دعا کرنا، البتہ قرآن کی قراءت کرنا جائز نہیں۔''

٦۔ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے، اللہ اس کا ذکر کرتا ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

''پس تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔'' (البقرة : ١٥٢)

اور کسی انسان کو اگر اس بات کا پتہ چل جائے کہ اسے فلاں بادشاہ نے یاد کیا ہے اور اس نے اپنی مجلس میں اس کی تعریف کی ہے، تو اسے انتہائی خوشی ہوتی ہے، اسی طرح اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اسے بادشاہوں کے بادشاہ نے فرشتوں کے سامنے یاد کیا ہے تو اس کی خوشی کا عالم کیا ہوگا!!

٧۔ ذکر سے مقصود یہ نہیں کہ صرف زبان چلتی رہے اور دل اللہ کی عظمت اور اس کی اطاعت سے غافل رہے، بلکہ زبان کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی سوچوں کا مرکز اللہ رب العزت ہو اور وہ ذکر کے معانی میں تدبر کر رہا ہو۔

فرمانِ الٰہی ہے:

''اور صبح وشام اپنے رب کو یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ، اور نسبتاً نیچی آواز کے ساتھ، اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔'' (الاعراف : ٢٠٥)

ذکر کرنیوالے کو پتہ ہونا چاہیے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کس عظیم ذات کا ذکر کر رہا ہے تا کہ ظاہری اور باطنی طور پر اللہ سے اس کا تعلق قائم رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی نعمتوں میں غوروفکر

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(تَفَكَّرُوْا فِي آلَاءِ اللهِ، وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللهِ)

"اللہ کی نعمتوں میں غوروفکر کیا کرو، اور اللہ میں غوروفکر نہ کیا کرو۔" (السلسلة الصحيحة : ١٧٨٨ "حسن")

اور وہ اُمور جو دن اور رات میں بار بار کیے جا سکتے ہیں، ان میں سے ایک ہے: اللہ کی نعمتوں کا احساس اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا، تو چوبیس گھنٹوں میں کتنے مواقع ایسے آتے ہیں جن میں انسان اگر اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے تو بے ساختہ طور پر اس کی زبان سے " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کے الفاظ جاری ہو جائیں۔ مثال کے طور پر

۱۔ آپ جب مسجد کی طرف جا رہے ہوتے ہیں، خصوصاً فجر کے وقت اور آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے آس پاس کے لوگ مسجد کا رخ نہیں کر رہے اور صبح ہونے کے باوجود مُردوں کی طرح گہری نیند سو رہے ہیں، تو کیا آپ نے کبھی اس بات کا احساس کیا کہ اللہ نے آپ کو ہدایت دے کر آپ پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے!

۲۔ آپ جب اپنی گاڑی میں بیٹھے راستے پر رواں دواں ہوتے ہیں تو آپ کو کئی مناظر دکھائی دیتے ہیں، ادھر کسی گاڑی کا حادثہ ہو گیا ہے، اور اُدھر کسی گاڑی سے گانوں کی آواز آ رہی ہے، تو کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتنا بڑا انعام فرمایا اور آپ کو حادثات سے محفوظ رکھا اور اپنی نافرمانی سے بچائے رکھا!

۳۔ آپ جب خبریں سن رہے یا پڑھ رہے یا دیکھ رہے ہوتے ہیں، تو آپ قحط سالی، سیلاب، وبا، حادثات، زلزلوں، جنگوں اور قوموں پر مظالم کی خبروں کا علم بھی ہوتا ہے، تو کیا آپ نے کبھی اس بات کا احساس کیا کہ اللہ نے آپ کو ان سے محفوظ فرما کر آپ پر کتنا انعام کیا ہے!

سو نیک بخت ہے وہ انسان جو ہر دم اللہ رب العزت کی نعمتوں کو یاد رکھتا ہے اور ہر موقعہ پر اللہ کے ان احسانات کا احساس کرتا ہے جن سے اللہ نے اسے نواز رکھا ہوتا ہے، مثلاً صحت وتندرستی، خوشحالی، دین پر استقامت، آفتوں اور مصیبتوں سے امن اور ان کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتیں، تو ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جو شخص کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر درج ذیل دعا پڑھ لے تو وہ اس آزمائش سے محفوظ رہتا ہے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا، اور اس نے اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت بخشی۔" (سنن ترمذی: ٣٤٣١ "صحیح")

اور ارشاد باری الٰہی ہے: ﴿فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

"پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کیا کرو تا کہ تم کامیابی پا جاؤ۔" (الاعراف: ٦٩)

ہر ماہ میں تکمیل قرآن مجید

ارشاد نبوی ﷺ ہے: (اِقْرَا الْقُرْآنَ فِيْ شَهْرٍ)

"ایک مہینے میں قرآن پڑھا کرو۔" (سنن ابو داود: ١٣٨٨ "صحیح")

اور ہر ماہ میں پورا قرآن مجید مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد کم از کم چار صفحات کی تلاوت کریں، یوں دن اور رات میں بیس صفحات یعنی ایک پارے کی تلاوت ہوگی۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کیا جائے تو تیس دنوں میں پورا قرآن مجید مکمل ہو سکتا ہے۔

سونے سے پہلے کی سنتیں

سونے سے پہلے درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے:

١۔ (اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا)

"اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔" (صحیح بخاری: ٦٣١٤)

٢۔ دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان میں پھونک ماریں اور پھر آخری تین سورتیں پڑھیں، اس کے بعد جہاں تک ہو سکے اپنی ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر پھیریں، اپنے سر اور چہرے سے شروع کریں اور جسم کے سامنے والے حصے پر ہتھیلیوں کو پھیریں، اور ایسا تین بار کریں۔ (صحیح بخاری: ٥٠١٧)

٣۔ آیت الکرسی کو پڑھیں، صحیح بخاری میں اس کی یہ فضیلت ذکر ہوئی ہے "جو آدمی اسے پڑھ لے ساری رات اللہ کی طرف سے ایک محافظ اس کی نگرانی کرتا رہتا ہے، اور شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ (بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ ، إِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)

''اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے، اور تیرے (فضل کے ساتھ ہی) اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری روح کو قبض کر لیا تو اس پر رحم کرنا، اور اگر تو نے اسے واپس لوٹا دیا تو اس کی اسی چیز کے ساتھ حفاظت کرنا جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری : ۶۳۲۰)

۵۔ (اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ، إِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا ، وَإِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ)

''اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا، اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے لئے ہے اس کی موت اور اس کی زندگی، اگر تو نے اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا، اور اگر تو نے اسے مار دیا تو اس کی مغفرت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم : ۲۷۱۲)

۶۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

(اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)

''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔'' (سنن ابو داود: ۵۰۴۵، صحیح)

۷۔ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا۔

(صحیح بخاری: ۳۱۱۳، صحیح مسلم: ۲۷۲۷)

☆ ان تسبیحات کے فوائد نماز کے بعد کی سنتوں میں درج کئے جا چکے ہیں۔ (دیکھیں صفحہ نمبر: ۳۱)

۸۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، وہ ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں جگہ دی۔ پس کتنے لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔'' (صحیح مسلم : ۲۷۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ (اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ کُلِّ شَيْءٍ وَمَلِیْکَهُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِيْ سُوْءً اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آپ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، آپ ہر شے کے رب اور مالک ہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور اس بات سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نفس پر کسی برائی کا ارتکاب کروں یا کسی برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔'' (سنن ترمذی: ۳۵۲۹ ''صحیح'')

۱۰۔ (اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَیْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَیْكَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِيْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِيْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ)

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو آپ کے حوالے کر دیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا، اور اپنی پشت کو آپ کی پناہ میں دے دیا، آپ کی طرف رغبت کرتے اور آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ کی ہی طرف پناہ پانے اور نجات حاصل کرنے کی جگہ ہے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا ہوں، جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر جسے آپ نے بھیجا۔'' (صحیح بخاری: ۶۳۱۳)

۱۱۔ (اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)

''اے اللہ! اے آسمانوں و زمین کے رب! اے عرش عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! اے تورات، انجیل اور قرآن کو اتارنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے آپ کی پناہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتا ہوں جس کی پیشانی کو آپ نے پکڑ رکھا ہے، اے اللہ! آپ ہی اول ہیں، پس آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور آپ ہی آخر ہیں، پس آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، اور آپ ہی ظاہر ہیں، آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن ہیں، آپ کے ورے کوئی چیز نہیں، ہماری طرف سے قرضہ ادا کر دیں اور ہمیں فقیری سے نکال کر غنی کر دیں۔"

(صحیح مسلم: ۲۷۱۳)

۱۲۔سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کا پڑھنا:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۟ وَ اغْفِرْ لَنَا ۟ وَ ارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ﴾

(آیات نمبر: ۲۸۵۔۲۸۶)

اور ان کی فضیلت یہ ہے کہ "جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے اسے یہ کافی ہو جاتی ہیں۔"

(صحیح بخاری: ۵۰۰۹، صحیح مسلم: ۸۰۸)

اور کافی ہو جانے سے مراد کیا ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض کا کہنا ہے کہ قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ ہر برائی اور شر سے کافی ہو جاتی ہیں، اور یہ دونوں معانی مراد لینا درست ہیں۔ (الأذکار از نووی رحمہ اللہ: ص ۸٤)

۱۳۔سورۃ الکافرون کا پڑھنا، اور اس کی فضیلت یہ ہے کہ

"یہ سورت شرک سے براءت (بیزاری) ہے۔" (سنن ترمذی: ۳٤۰۳ "صحیح")

۱۴۔سونے کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ باوضو سوئے، ایک حدیث میں ہے کہ

"تم جب بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کر لیا کرو۔" (صحیح بخاری: ٦٣١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔اسی طرح ایک سنت یہ بھی ہے کہ دائیں پہلو پر سوئے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"......پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جانا۔" (صحیح بخاری:۲٤۷، صحیح مسلم: ۲۷۱۰)

۱٦۔اور ایک سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھے، رسول اللہ ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔(سنن ابو داود: ٥٠٤٥ "صحیح")

۱۷۔اور سونے سے پہلے اپنا بستر جھاڑ لے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بستر پر سونا چاہے تو اسے جھاڑ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے جانے کے بعد اس پر کیا آیا!" (صحیح بخاری: ٦۳۲۰، صحیح مسلم: ۲۷۱٤)

مذکورہ بالا دعاؤں کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ انسان ان تمام دعاؤں کو پڑھے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو اپنی طاقت کے مطابق ان میں سے جو اہم دعائیں پڑھ سکتا ہے، پڑھ لے۔ یاد رہے کہ یہ دعائیں صرف رات کی نیند ہی کی نہیں بلکہ دن کی نیند کی بھی ہیں، کیونکہ ان کے متعلق جو احادیث ذکر کی گئی ہیں وہ ہر نیند کے بارے میں ہیں چاہے دن کو ہو یا رات کو، اور اگر انسان دن اور رات میں دو مرتبہ سوتا ہو، جیسا کہ بعض لوگوں کا معمول ہے تو مذکورہ سنتوں پر دو مرتبہ عمل ہو سکتا ہے۔

ان دعاؤں کو پڑھنے سے دو فوائد مزید حاصل ہوتے ہیں:

۱۔انسان اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے، اور اسی بنا پر وہ رات کی تمام آفتوں اور شیطان کے شر سے بچ جاتا ہے

۲۔انسان کے دن کا اختتام اللہ کے ذکر، اس کی اطاعت، اس پر توکل اور اس کی توحید پر ہوتا ہے۔

www.kitabosunnat.com

☆☆☆☆☆☆☆

وَصَلِّ اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں (اس وقت) روزہ سے ہوں۔" (ترمذی:751، ابوداؤد:2436)

ایام بیض

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں (تیرہ۔ چودہ۔ اور پندرہ تاریخ) میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی اور چاشت کی دو رکعتوں کی بھی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔ (بخاری:1981)

عشرہ ذوالحجہ کے روزے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کے روزوں کا اہتمام کرتے تھے۔ نویں ذوالحج یعنی عرفہ کا دن خاص فضیلت والا ہے اس دن کا روزہ ایک گزشتہ سال اور ایک آنے والے سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (ابن ماجہ:1730) لیکن حجاج کرام جو میدان عرفات میں حاضر ہوں وہ اس دن کا روزہ نہ رکھیں۔ (ابن ماجہ:1732)

ماہ محرم میں روزے

❊ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے افضل روزے ماہ رمضان کے بعد، اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور سب سے افضل نماز فرضوں کے بعد رات کی نماز ہے۔" (مسلم:2755)

❊ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ (البیہقی 287/4)

❊ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ عاشورہ کے روزے سے پہلے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ:1738)

ماہ شعبان میں روزے

ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ روزے رکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کا مہینہ سب سے زیادہ پسند تھا۔ (ابوداؤد:2431، نسائی:2352)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

صدقہ جاریہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ . قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَاعَ عَمَلُہٗ اِلاَّ مِنْ ثَلَاثٍ ، صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ، اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَہٗ. (رواہ مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) (۱) صدقہ جاریہ (۲) فائدہ مند علم (۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم)

صدقہ جاریہ وہ صدقہ ہوتا ہے جس کا نفع تا دیر جاری و ساری رہے جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں بندے کو اس کا اجر ملتا رہتا ہے۔ قرآن مجید اور دینی علم سے منور کتابیں وقف کرنا بھی ایک اچھا صدقہ جاریہ ہے کیوں کہ جو بھی ان کتابوں سے فائدہ اٹھائے گا بندے کو اسکا اجر ملتا رہے گا۔

علم دین خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس کا نفع بھی قیامت تک انشاءاللہ جاری و ساری رہے گا۔ درجہ بدرجہ ہر مسلمان کی ذمہ داری تو ہے ہی لیکن ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خود بھی قرآن اور حدیث کا علم حاصل کریں اور اس کے مطابق عمل بھی کریں اور کتابی صورت میں بھی دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچائیں۔

اپنی طرف سے اور اپنے پیاروں کی طرف سے صدقہ جاریہ بنانے کے لئے یہ کتاب حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں۔ کتاب خود پڑھ کر کسی اور کو دے دیں۔

خلیل احمد ملک

0333-4222678

طیب پرنٹرز۔ اردو بازار لاہور۔ 0300-5428755